شمارہ: 26

ماہانہ

خبر نامہ انجمن خدّام القرآن

سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

مارچ 2021ء رجب المرجب ۱۴۴۲ھ

فرمان الٰہی و فرمان نبوی ﷺ

اداریہ

تعارف قرآن اکیڈمی یاسین آباد

وقت اصل متاعِ حیات ہے

قول و فعل میں تضاد

انسدادِ سود اور ہماری ذمہ داری

انجمن خدّام القرآن سندھ کے تحت جاری تدریسی سرگرمیاں

مرکزی دفتر انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی، رجسٹرڈ B-375 علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ روڈ بلاک 6، گلشن اقبال کراچی۔ فون نمبر: 7-34993436-021

فرمان الٰہی

یَاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَلَکُمۡ رُءُوۡسُ اَمۡوَالِکُمۡ ۚ لَا تَظۡلِمُوۡنَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ (سورۃ البقرہ:279-278)

ترجمہ:

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو بچو اللہ کی نافرمانی سے اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ پھر بھی اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف اعلانِ جنگ سن لو اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

تشریح:

حرمت سود کے حوالے سے یہ قرآن حکیم کی سخت ترین آیات میں سے ہے قرآن حکیم میں مختلف گناہوں کے حوالے سے بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں لیکن اس قدر سخت انداز کسی گناہ کے حوالے سے اختیار نہیں کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ عقیدہ کے لحاظ سے بدترین گناہ شرک ہے لیکن عمل کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بدترین نافرمانی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بدترین بغاوت سود ہے۔ انسان کے پاس اس کی ضرورت سے زائد جو کچھ بھی سرمایہ ہے اس کا بہترین استعمال یہ ہے کہ انسان اس کو ادائے حقوق جس میں فطری ترتیب یہ ہو کہ جو جتنا قریب ہو اتنا ہی اس کے حقوق کا لحاظ رکھا جائے جس میں سب سے پہلے قریب ترین رشتہ دار، پھر معاشرے کا مسکین طبقہ، فقراء، مسافر اور قرض دار ان کے حقوق ادا کیے جائیں۔ اللہ کے دین کے لیے اس کی نشر و اشاعت کے لیے مال کو خرچ کیا جائے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ قرض قرار دیتا ہے لیکن اس سرمایہ کا بدترین استعمال یہ ہے کہ اس کو سود پر دیا جائے اور یہ اس قدر قبیح اور گھناؤنا فعل ہے کہ اس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے مترادف قرار دیا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اگر توبہ کر لو یعنی اس سود سے باز آجاؤ تو صرف جو تمہارا اصل سرمایہ ہے اس کو واپس لینے کے تم حق دار ہو۔ اللہ تعالیٰ اس لعنت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ایک شدید قسم کی نفرت اس منکر اعظم کے خلاف دل میں رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بیان القرآن از: ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قَالَ رسول اللہ ﷺ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (صحیح المسلم)

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تم میں سے جو بھی برائی کو دیکھے تو اپنی قوت بازو سے اسے روک دے، اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اس برائی کو دل سے بُرا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے“۔

تشریح:

نبی کریم ﷺ کے اس فرمانِ مبارک سے واضح طور پر رہنمائی ملتی ہے کہ ہر مسلمان پیدائشی طور پر مجاہد اور مبلغ ہوتا ہے اسی لیے ایک اور ارشاد کا مفہوم ہے کہ تم تبلیغ کا حق ادا کرو خواہ تمہیں ایک ہی آیت کا مفہوم معلوم ہو گویا کہ ضروری نہیں کہ ہر مسلمان عالم فاضل ہونے کے بعد ہی فریضہ تبلیغ ادا کر سکتا ہے قرآن حکیم بھی فرماتا ہے کہ ”تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کی دعوت دے، نیکی کی ترغیب دے اور برائی سے منع کرے(آلِ عمران:104)۔اس امت کو خیر امت کے لقب سے نوازا گیا اور اس کا سبب یہ بتایا گیا کہ ”امر بالمعروف و نہی عن المنکر“ اس امت کا طریقہ امتیاز ہے۔ ہر نیکی کا پرچار کرنا، تلقین کرنا اور حکم دینا امر بالمعروف ہے اور ہر بدی کے آڑے آنا، اس کی نشرواشاعت اس کی تشہیر روکنا ”نہی عن المنکر“ ہے اور اس فرمان نبی اکرم ﷺ نے انسان کی ذہنی، جسمانی اور روحانی صلاحیتوں کے اعتبار سے فریضہ نہی عن المنکر کے تین درجات کو واضح فرمایا ہے کہ جہاں کہیں انسان کے پاس اختیار ہے وہاں اس برائی کو زور بازو سے ختم کرے، جہاں اختیار نہیں ہے تو اپنی زبان کے ذریعہ سے اس کو روکے، نہیں تو کم از کم یہ ہے کہ دل میں اس برائی کو برا جانے یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے۔

(معارف الحدیث: مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ)

زندگی آزمائش کا دوسرا نام ہے

اداریہ

قارئین محترم!　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امیدِ وافر بذاتِ غافر ہے کہ خبر نامہ انجمن ماہِ مارچ 2021ء کا یہ شمارہ آپ کو، آپ کی اور آپ کے اہل خانہ کی سلامتی صحت اور ایمان کی بہترین کیفیت کے ساتھ موصول ہو گا۔ آمین

قارئین محترم! قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے، ”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بنایا تھا، اور ان کے لیے اُس دین کو ضرور اقتدار بخشے گا جسے ان کے لیے پسند کیا ہے، اور ان کو جو خوف لاحق رہا ہے، اس کے بدلے انہیں ضرور امن عطا کرے گا۔“(سورۃ النور:55)

دنیا میں کوئی چیز کسی شخص کی ذاتی ملکیت نہیں ہے۔ خواہ صحت ہو، طاقت ہو، دولت واقتدار ہو یا عہدہ ومنصب، ہر چیز اللہ کی ہے۔ کسی بھی شخص کے پاس جو چیز بھی ہے وہ اس کے لیے آزمائش کا پرچہ ہے، یا اس کے پاس آزمائشی طور پر ہے نہ کے استحقاق کے طور پر۔ یعنی اس پر اسے حقِ تصرف تو حاصل ہے، حقِ ملکیت نہیں!

دنیا میں سیاسی اقتدار بھی اللہ کی عطا ہے۔ جو مختلف دنیاوی مصلحتوں کے تحت انسانوں کو سونپا جاتا ہے اور جو کبھی ایمان و عمل سے محروم لوگوں کو بھی مل جاتا ہے۔ اہلِ ایمان کو اقتدار ملنے کی شرط یہ ہے کہ وہ ایمان اور عملِ صالح کا ثبوت پیش کرے۔ اسلام کی رو سے جو ایمان عملِ صالح پیدا نہ کرے وہ محض ایک زبانی اقرار ہے اور اس زبانی اقرار کی کوئی وقعت نہیں اگر عمل اس کے سراسر خلاف ہے اور ایسا ایمان جو انسان کو پابندِ رسومات تو بنا دے لیکن اس میں نیکی اور اخلاق کا جوہر پیدا نہ کرے حقیقی ایمان نہیں۔

دین میں توازن کا احساس ہونا لازمی ہے، انسانی زندگی کے تمام شعبہ ہائے فکر و عمل میں اس کا تناسب اسی اعتبار سے ہونا ناگزیر ہے جیسا کی قرآن وسنت میں بیان کیا گیا ہے، اس میں اپنی افتادِ طبع کے تحت ترمیم واضافہ اور ترجیحات کا عمل دین میں بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے جو حیات انسانی کے لیے انتہائی مضر ہے۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام میں رخنہ اندازی کی سعی لاحاصل ہے۔

والسلام

ڈاکٹر محمد الیاس
مدیرِ تعلیم، انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

تعارف
قرآن اکیڈمی یاسین آباد

قرآن اکیڈمی یاسین آباد انجمن خدّام القرآن، سندھ کا ذیلی ادارہ ہونے کی حیثیت سے دین کی تعلیم و تعلّم کے فرائض کئی سالوں سے انجام دے رہا ہے۔ بانیٔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیج 2005 میں بویا جو آج برگ و بار لا رہا ہے اور یہ ادارہ روز افزوں ترقی پا رہا ہے۔ قرآن اکیڈمی یاسین آباد کی عمارت جس کا مجموعی رقبہ سترہ سو مربع گز ہے، شارع قرآن اکیڈمی نزد اے ون کوٹیج (A-one Cottage) واقع ہے۔ اس عمارت میں دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت مسجد بنام ''مسجد جامع القرآن'' بھی قائم ہے۔ قرآن اکیڈمی کے تحت درج ذیل شعبہ جات اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

.1 شعبہ تعلیم و تدریس:

(الف) رجوع الی القرآن کورس (سال اول):

بحمد اللہ 2005 سے قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں رجوع الی القرآن کورس کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سولہ کورس مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کورس کا مقصد یہی ہے کہ ایسے حضرات و خواتین جو جدید تعلیم حاصل کر چکے ہوں انہیں عربی زبان کے بنیادی قواعد اور ان بنیادی دینی علوم سے آراستہ کر دیا جائے جو قرآنِ حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہمِ دین کے حصول کے لیے ضروری ہیں۔

(ب) رجوع الی القرآن کورس (سال دوم):

سال دوم سے ہمارے پیش نظر ایسے افراد کو ٹھوس بنیادوں پر دینی تعلیم سے آراستہ کرنا ہے جو ایک حد تک دنیوی تعلیم (بیچلرز / ماسٹرز / ڈاکٹریٹ) کے علاوہ قرآن اکیڈمیز میں سالہا سال سے جاری رجوع الی القرآن کورس (سال اول) تک دینی تعلیم حاصل کر چکے ہوں۔ اس کورس کی تکمیل سے جہاں تبلیغی و تدریسی سرگرمیوں میں سہولت ہو گی وہاں تحقیقی و تخلیقی راہوں پر آگے بڑھنے کے لیے ایک مستحکم بنیاد فراہم ہو سکے گی۔

(ج) شعبہ حلقات و دورات دینیہ:

مختصر دورانیہ کورسز:

کاروباری اور دیگر مصروفیات کے حامل افراد کے لیے شام کے اوقات میں ادارہ میں تجوید القرآن، قرآن فہمی کورس اور مطالبات قرآن کے عنوان سے کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جبکہ ہفتہ وار بنیادوں پر صبح کے اوقات میں قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل مطالباتِ قرآن، عربی گرامر برائے قرآن فہمی اور علم و عمل کورس برائے طلبہ و طالبات کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔

حلقہ منتخبات علومِ دینیہ:

رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل کرنے والے افراد کے لیے درس نظامی میں پڑھائے جانے والے علوم میں سے چند منتخب علوم جیسے علمِ حدیث، اصولِ حدیث، اور علمِ فقہ کی تحصیل کے مواقع فراہم کرنے کے لیے "حلقہ منتخبات علوم دینیہ" کے عنوان سے شام کے اوقات میں کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ کورس میں قصص النبیین، خیر الاصول فی حدیثِ الرسول اور نور الایضاح کی تدریس کی جاتی ہے۔

(ج) شعبہ دعوت و تبلیغ:

قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں شعبہ دعوت و تبلیغ کے تحت منعقد ہونے والے دروس میں خادمین کی دینی تربیتی کلاس، ظہر و عصر کی نمازوں سے ملحق درسِ قرآن و درسِ حدیث۔ اس کے علاوہ جمعہ بعد نماز عشاء درسِ قرآن اور اتوار کو بعد نماز ظہر درسِ حدیث برائے حضرات و خواتین کا انعقاد ہوتا ہے۔ مزید طہارت و عبادت کے بنیادی مسائل، زندگی کے اہم مسائل اور تزکیہ نفس کے موضوع پر بیانات کا انعقاد ہوتا ہے۔

(د) تحریکی و خصوصی سرگرمیاں:

اس ادارے میں تنظیم اسلامی کے تحت مختلف دینی تربیتی کورسز کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ہفت روزہ مبتدی اور ملتزم تربیتی کورسز کے علاوہ سہ روزہ امراء اور مدرسین تربیتی کورسز منعقد کیے جاتے ہیں۔ تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی کے تحت سہ ماہی اجتماع، مدرسین، امراء، نقباء و معاونین کے لیے مختلف تربیتی کورسز کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

2. شعبہ کتب خانہ (مرکز تعلیم و تحقیق):

ادارے میں ایک وسیع کتب خانہ بھی موجود ہے۔ جس میں مختلف موضوعات جیسے تفسیر، حدیث، سیرت اور شعر و ادب وغیرہ پر کافی کتابیں موجود ہیں جس سے اساتذہ، طلبہ اور باہر سے آنے والے حضرات مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کتب خانہ میں تقریباً 9000 کتب کا ذخیرہ موجود ہے۔ مزید یہ کہ اس لائبریری میں مختلف رسائل و جرائد بھی مطالعہ کے لیے دستیاب ہیں۔ نئے رسالوں کے ساتھ ساتھ انجمن اور تنظیم اسلامی کے تحت شائع ہونے والے رسائل جیسے میثاق، حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے پرانے رسائل بھی تحقیقی کاموں کے لیے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ 5 عدد کمپیوٹر بھی تعلیم و تحقیق کے لیے مع انٹرنیٹ موجود ہیں جس سے ہوسٹل کے طلبہ اور دیگر افراد استفادہ کر رہے ہیں۔

3. مسجد جامع القرآن:

(الف) نمازِ جمعہ: مسجد جامع القرآن میں نماز جمعہ کی صورت میں ایک ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں خطابت کی ذمہ داری جناب سلیم الدین صاحب ادا کرتے ہیں۔

(ب) مجالس نکاح: مسجد جامع القرآن میں مجالس نکاح کا انعقاد بھی تواتر سے جاری رہتا ہے۔ جن میں خطبہ نکاح کی وضاحت پر مشتمل دعوتی و اصلاحی بیان بھی شرکاء کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

(ج) دورہ ترجمہ قرآن اور نماز تراویح: رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تراویح کے ساتھ دورہ ترجمہ قرآن کی محفل بھی مسجد میں ہر سال منعقد کی جاتی ہے۔ ہر سال بحمد للہ کئی حضرات و خواتین اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔

(د) اعتکاف: مسجد جامع القرآن میں رمضان کے آخری عشرے میں افراد کی ایک اچھی تعداد اعتکاف کرتی ہے۔ اس اعتکاف میں شریک ہونے والے حضرات دن کا اکثر و بیشتر حصہ مسجد انتظامیہ کی جانب سے منعقد کیے جانے والے تربیتی کورسز میں شریک ہو کر بنیادی دینی تعلیم حاصل کرنے میں گزارتے ہیں۔ معتکفین کی تعداد تقریباً 60 کے قریب رہتی ہے جن کے لیے سحر و افطار کا اہتمام بھی اکیڈمی ہی کی جانب سے کیا جاتا ہے۔

4. شعبہ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ:

یہ شعبہ کل وقتی یعنی صبح سے شام تک بچوں کی دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے لیے اپنی بہترین خدمات انجام دے رہا ہے۔ مدرسے میں بچوں کو قاعدہ، ناظرہ قرآن حکیم اور حفظِ قرآن کے ساتھ ساتھ نماز، مسنون دعائیں اور آدابِ زندگی کی تدریس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچوں کی تعلیمی اور انتظامی پیش رفت سے والدین کو مطلع کیا جاتا ہے، اس کے لیے سالانہ امتحانات، ششماہی امتحانات اور ہر ماہ ٹیسٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس کی باقاعدہ رپورٹس والدین کو ارسال کی جاتی ہیں۔ اس شعبے کے ناظم جناب نعمان گل صاحب ہیں۔

5. شعبہ مدرسۃ البنین والبنات:

فی زمانہ تعلیمی اداروں میں کم و بیش مغربی نظامِ تعلیم و تربیت رائج ہے چناں چہ نئی نسل بنیادی مذہبی تعلیم سے بھی الا ماشاء اللہ محروم نظر آتی ہے۔ یہ شعبہ دوپہر کے اوقات میں ان بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے سرگرمِ عمل ہے جو صبح کے اوقات میں عصری تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ مدرسے میں بچوں اور بچیوں کو قاعدہ، ناظرہ قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ نماز، مسنون دعائیں اور آدابِ زندگی کی تدریس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ناظرہ قرآن کی تدریس میں ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن کے وسیع تجربے سے فائدہ اٹھانے کے لیے الحاق بھی کر لیا گیا ہے۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیمی پیش رفت سے والدین کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے سالانہ امتحانات اور ہر ماہ ٹیسٹ کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ جس کی رپورٹس باقاعدہ والدین کو ارسال کی جاتی ہیں۔

6. شعبہ خواتین:

ایک مثالی معاشرہ اچھی ماؤں سے تشکیل پاتا ہے۔ لہٰذا معاشرے کے روشن مستقبل کے لیے ماں کی اچھی تربیت خاصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر جہاں رجوع الی القرآن کورس کا اہتمام ہے۔ وہیں مختلف اوقات میں مختصر کورسز جیسے تجوید القرآن کورس (صبح و شام) اور بنیادی عربی گرامر مع لفظی ترجمہ کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بچیوں کے لیے علم و عمل کورس کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں مطالعہ قرآن حکیم، آداب زندگی، میرا گھر میری ذمہ داری، طہارت و نماز اور سیرت صحابیات جیسے موضوعات شامل ہیں۔ جنہیں بڑے عام فہم انداز میں بچیوں تک پہنچانے کی سعی کی جاتی ہے۔ مزید بر آں خواتین کے لیے خصوصی قرآنی محاضرات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

7. شعبہ مکتبہ:

بانی محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تحریروں اور بیانات سے استفادہ کے لیے ادارے کے تحت ایک مکتبہ بھی موجود ہے جس میں بانی محترم کے علاوہ انجمن کے دیگر مدرسین کی کتب، CD's، DVD's، میموری کارڈز اور USB's وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں۔ جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے باہر مکتبہ کا خصوصی بندوبست کیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک اور دیگر تقریبات میں مسجد کے باہر خصوصی مکتبہ لگایا جاتا ہے۔ مزید بر آں مکتبہ کے تحت رجوع الی القرآن کورس، اور دیگر حلقات ودورات کی نصابی کتب اور CD's، DVD's، وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

8. شعبہ اطلاعاتی تکنیکات (IT)

اس شعبہ کے تحت قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں موجود کمپیوٹرز، سرورز، ملٹی میڈیا، پرنٹرز، فوٹو کاپی مشین، بایو میٹرک حاضری کے آلات، UPS، نیٹ ورک سوئچ وائی فائی راؤٹرز اور دیگر آلات وغیرہ کی دیکھ بھال اور مرمت وغیرہ کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام کمپیوٹر پر درکار سوفٹ ویئرز کی انسٹالیشن، نیٹ ورک مینیجمنٹ مع ٹربل شوٹنگ اور انٹرنیٹ کی ہمہ وقت بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانا بھی اسی شعبہ کا کام ہے۔

نیز انجمن خدّام القرآن کے تحت منعقد ہونے والے آن لائن کورسز اور خصوصی محاضرات میں تکنیکی معاونت یہی شعبہ فراہم کرتا ہے۔ مزید بر آں مسجد میں نصب صوتی آلات کی دیکھ بھال اور مرمت بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

9. شعبہ انتظامی امور:

شعبہ انتظامی امور کے تحت ادارے کی صفائی ستھرائی، طلبہ واسٹاف کے لیے ٹرانسپورٹ، نکاح، جمعہ، عیدین ودیگر تقریبات کے انتظامات، مہمان خانہ اور سیکورٹی کے انتظامات کے فرائض انجام دیے جاتے ہیں۔

10. شعبہ مطعم:

الحمدللہ ادارہ ھٰذا میں شعبہ مطعم قائم ہے جس میں 3 اوقات طعام کے ساتھ ساتھ چائے اور ریفریشمنٹ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے جس سے طلبہ، اسٹاف اور خادمین سمیت تقریباً 150 افراد یومیہ استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

11. شعبہ تعمیرومرمت:

یہ شعبہ اکیڈمی اور مسجد کی تعمیر و مرمت کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے سامان بشمول برقی آلات کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔

12. شعبہ تصنیف وتالیف:

بحمد اللہ تعالیٰ اس ادارہ میں شعبہ ’’تصنیف و تالیف‘‘ کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کے تحت برقی جریدہ ’’ماہنامہ خبر نامہ‘‘ بلا تعطل شائع کیا جا رہا ہے۔ اس جریدہ میں مختلف علمی و اصلاح مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کتابوں کی پروف ریڈنگ بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ اس شعبہ کے ناظم جناب سلیم الدین صاحب ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مذکورہ بالا تمام دینی مساعی میں اخلاص پیدا فرما کر وابستگانِ ادارہ کے لیے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وقت اصل متاعِ حیات ہے

راحیل گوہر صدیقی

انسان اس دنیا میں دو بنیادوں کے تحت زندگی گزارتا ہے۔ایک اس کی اپنی ذات ہے جس کی بقاء وسلامتی کے لیے اسے دنیاوی اسباب ووسائل درکار ہوتے ہیں، جن کو استعمال میں لاکر وہ اپنے لیے خوراک، لباس، رہائش اور دیگر بنیادی سہولتیں حاصل کرتا ہے۔اور دوسرے اسے اپنے اخلاق وکردار کے تزکیے اور اپنے تہذیب وتمدن کی آبیاری اور نشوونما کے لیے مذہب کے سہارے کی ضرورت پیش آتی ہے۔البتہ ہر انسان کے لیے مذہب اور اس کی اپنی ذات کے حوالوں سے جو قدرِ مشترک ہے، وہ ہے "وقت"!

تاریخ خود کو دہراتی ہے، اس اعتبار سے ہر چیز لوٹ کر ضرور آتی ہے، صحت چلی جائے تو بر وقت علاج سے پھر حاصل ہو جاتی ہے، دولت ضائع ہو جائے تو اچھی منصوبہ بندی سے پھر ہاتھ میں آجاتی ہے۔طوفان اور زلزلے بڑی بڑی عمارتوں کو زمیں بوس کر دیتے ہیں مگر مادی وسائل، فنی مہارت اور افرادی قوت سے بلند بالا عمارتیں پہلے سے اور بہتر حالت میں بن کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔لیکن "وقت" اگر گزر جائے تو پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔

رسول مکرم ﷺ نے وقت کی اہمیت کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

"جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس وقت ہر دن یہ اعلان کرتا ہے کہ اگر آج کوئی بھلائی کر سکتا ہے تو وہ کر لے، آج کے بعد میں پھر کبھی واپس نہیں لوٹوں گا۔"
(بحوالہ: جمع الجوامع عن علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

وقت برف کی مانند ہے جو اگر بر وقت فروخت نہ ہو تو آہستہ آہستہ پگھل کر ختم ہو جاتی ہے اور اپنا وجود بھی کھو بیٹھتی ہے۔اسی طرح وقت کو اپنی گرفت میں نہ رکھا جائے تو وہ مٹھی میں دبی ریت کی طرح پھسل جاتا ہے اور پھر انسان کو سوائے پچھتاوے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔وقت کا ہر گزرتا ہوا لمحہ انسان کو موت سے قریب تر کرتا رہتا ہے۔وقت کی قدر نہ کی جائے اور اس کی اہمیت کو نظر انداز کیا جائے تو وقت بڑی بے رحمی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی قدر نہ کرنے والوں کو کڑی سزا دیتا ہے۔کسی دانا کا قول ہے کہ:"وقت مثلِ شمشیر ہے اگر تو اسے نہیں کاٹے گا تو وہ تجھے کاٹ دے گا۔"

اسلام ایک ایسا دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو ہر اس کام سے بچنے کی راہ دکھاتا ہے جو دنیا و آخرت کے خسران سے جڑا ہوا ہو۔اگر انسان غفلت میں پڑ کر دنیا کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے میں ناکام رہا اور عزت وخودداری کی زندگی بسر کرنے کے قابل نہ بن سکا تو یہ احساسِ محرومی اسے معاشرے میں سر اٹھا کر جینے نہیں دے گا۔دنیوی بکھیڑوں اور گھمبیر مسائل کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔عزتِ نفس مجروح ہوگی، ضرورتیں پوری نہیں ہوں گی، اپنے اطراف کی رنگا رنگی دیکھ کر کڑھن کا احساس دل میں جنم لے گا۔اپنے سے بہتر زندگی بسر کرنے والوں سے حسد، بغض وعداوت اور نفرت کا رویہ اس کے خرمنِ اخلاق کو جھلسا کر رکھ دے گا۔اور یہ طرزِ زندگی اسلام کے مزاج کے قطعی منافی ہے، کیونکہ اسلام امن وسلامتی کا پیغام لے کر دنیا میں آیا ہے، ورنہ اسلام کے ظہور

سے پہلے اس کائنات میں یہی سب کچھ تو ہو رہا تھا۔ جو دولت و طاقت کا مالک تھا وہ کمزوروں اور مفلس لوگوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا تھا اور ہر سو فسادِ آدمیت برپا تھا۔

دنیا اور آخرت کے درمیانی وقفے میں جو مہلتِ عمر انسان کو دی گئی ہے اور وقت کی جو دولت ہر مومن و کافر اور نیک و بد کو خالق کائنات نے بخشی ہے، اس مہلت اور وقت میں کیے گئے ہر عمل کا ہر کس و ناکس کو جواب دینا ہو گا۔ حدیث مبارکہ میں ایسے پانچ سوالات کا ذکر ہے جن کا جواب دیے بغیر انسان اپنے قدم ہلا نہیں سکے گا: (1) اپنی عمر کن کاموں میں صرف کی؟ (2) جوانی کہاں گزاری؟ (3) مال کہاں سے کمایا (4) اسے کن کاموں میں خرچ کیا؟ (5) جو علم حاصل کیا تھا اس پر کتنا عمل کیا؟ (جامع ترمذی)۔ یہ تمام کام انسان اس وقت اور مہلتِ عمر میں ہی انجام دیتا ہے جو اس کو اللہ کی طرف سے عطا ہوئی تھی۔ اور یہ زندگی کا سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر مکاں تو نظر آتے ہیں، مگر مکیں پیوندِ خاک ہو جاتے ہیں۔

یہ دنیا کوئی کھیل تماشا نہیں ہے اور نہ لہو و لعب کی خرمستیاں کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے اور اس میں دیے ہوئے وقت میں ہر انسان اپنے کردار و عمل سے اپنا اعمال نامہ خود لکھ رہا ہے اور اللہ کے کارکنانِ قضا و قدر اس کے ہر ایک عمل اور اس کی نشست و برخواست کا جائزہ لے رہے ہیں۔

علامہ ابن القیم الجوزیؒ نے فرمایا ہے: "انسان کا وقت ہی اس کی زندگی ہے اور وقت ہی مستقبل کی تلخی یا مٹھاس کا سبب بنتا ہے۔ اس کی رفتار ہواؤں سے اڑنے والے بادلوں کی دوڑ سے بھی تیز ہوتی ہے، خدا کی عبادت و ریاضت میں گزرنے والا لمحہ ہی انسان کو جینے کا استحقاق عطا کرتا ہے۔ اس لیے غافل اور بے فکرے شخص کے لیے زمین پر بوجھ بننے سے بہتر ہے کہ زمین کے اندر چلا جائے۔"

انسان کا ہر لمحہ زندگی اس کے فنا کی تمہید اور اس کے عدم کی انتہا ہے۔ لٰہذا عدم و فنا طاری ہونے سے پہلے فائدہ اٹھالینا ہی عقل مندی ہے۔ اگر اللہ کی طرف سے دی ہوئی مہلت ختم ہو گئی تو ایک ساعت کا بھی اس میں اضافہ ممکن نہیں ہے۔ ہر شخص کا اصل سرمایہ وقت ہی ہے جو دبے پاؤں کھسک رہا ہے۔ جو لمحہ بیت گیا وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔ ہمارا آج، کل ہمارا ماضی بن جائے گا۔ اور ماضی ہر صورت میں دردناک ہوتا ہے۔ خوشگوار ماضی کی یادیں انسان کی آنکھیں نم کر دیتی ہیں اور تکلیف دہ ماضی کی چبھن وجود میں چنگاریاں دوڑا دیتی ہیں۔ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دو حقیقتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ایک صحت اور دوسرے فراغت۔" (بخاری، ترمذی) اس حقیقت پر جس کا یقین کامل ہو کہ وقت ہی اس کی متاعِ حیات اور اصل اثاثہ ہے وہی ایک کامیاب انسان ہے، اور جس نے وقت کی اہمیت اور اس کے تقاضوں نہ ادراک کیا اور نہ اس پر عمل پیرا ہوا، وہ خسارے میں پڑ گیا۔

آدمی کو چاہیے وقت سے ڈر کر رہے
کون جانے کس گھڑی وقت کا بدلے مزاج!

قول و فعل میں تضاد

حافظ محمد اسد

قول اور فعل میں تضاد ہونا آج کل عام ہے جیسا کہ ہمارے معاشرے نے مختلف برائیوں کو برائی سمجھنا چھوڑ دیا ہے اسی طرح قول اور فعل میں فرق ہونا کوئی برائی نہیں سمجھی جاتی: قرآن کریم میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے!

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (سورۃ الصف:3)

"اے ایمان والوں! تم کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک کہ تم ایسی بات کہو جو کرتے نہیں ہو"۔

اسی طرح حدیث مبارکہ میں ہے: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا: خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا كَانُوْا يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ (مسند احمد)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات کو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا کہ جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا، میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ دنیا والوں کے خطیب ہیں، جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں، جبکہ وہ اللہ کی کتاب کی تلاوت بھی کرتے ہیں، کیا پس یہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔

نفسیاتی طور پر بھی جو شخص یا قوم صرف باتیں بنانے اور لمبے چوڑے دعوے کرنے کی عادی ہو جاتی ہے وہ عمل کے میدان میں کسی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پاتی اور بات صرف دعووں تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے ایک مسلمان کو چاہیے کہ زبان سے جو بات کرے اس پر عمل کر کے دکھائے ورنہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی سبب ہو گا۔

جیسا کہ پیش کردہ آیت مبارکہ میں "مقت" عربی زبان میں غیظ اور غصّے سے بھی آگے کی کیفیت کے لیے آتا ہے اگر کوئی شخص آپ کی توقعات پر پورا نہ اترے تو آپ کو غصّہ آتا ہے لیکن ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ آپ کی توقع ختم ہو جاتی ہے اور آپ اس شخص سے شدید بیزار ہو جاتے ہیں "مقت" ایسی ہی کیفیت کی غمازی کرتا ہے۔ گویا انتہائی ملامت کا انداز ہے کہ یہ تمہارے عشق رسول ﷺ کے دعوے، یہ تمہاری نمازیں اور روزے اور نوافل، سب کے سب اکارت جائیں گے اگر تمہارا عمل قول کے مطابق نہ ہو تمہاری نیت میں فتور ہو جیسا کے مسلم شریف کی ایک روایت میں منقول ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ

أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہو گا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمتوں کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتی کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تو اس لیے لڑا تھا کہ کہا جائے: یہ (شخص) بہادر ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان کر لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتی کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جو تمہیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے، وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

بظاہر یہ روایت ریاء کاری سے متعلق ہے لیکن قول وفعل میں تضاد کی ایک صورت ہے جیسا کہ ایک عالم اور سخی کا معاملہ ہے کہ عالم دوسروں کو وعظ ونصیحت کرتا ہے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور اپنے اقوال پر خود عمل پیرا نہیں ہوتا، اسی طرح سخی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے اور مطلوب اللہ کی رضا نہیں بلکہ واہ واہ کروانا ہے تو اب یہ بظاہر اچھا عمل تھا لیکن ضائع ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی چار نشانیاں بتائی ہیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا، اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" (صحیح بخاری)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے

اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

اگر ان نشانیوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان سب کی بنیاد قول و فعل میں تضاد ہی کا نتیجہ ہے مثلاً ایک شخص بات کرتا ہے بغیر تصدیق کے کسی خبر کے طور پر حالانکہ کے ایسا نہیں ہوا تو وہ شخص جھوٹا ہے اور بات کو آگے پہنچانے میں جلد بازی کرتا ہے اپنی بات میں پکا نہیں ہے، پھر جب اس سے معاہدہ کیا جائے اور وہ وعدہ کرے یہ بھی ایک "قول" ہے، خلاف ورزی کی صورت میں تضاد واقع ہو گیا۔ اگر امانت رکھوائی گئی تو اس نے عہد کیا کہ خیانت نہیں کرے گا پھر خیانت کی تو گویا اپنے قول سے پھر گیا ایسا عہد کرنا ہی درست نہیں جس پر عمل کرنے کا ارادہ ہی نہ ہو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا کہ اس طرز عمل کا اصل سبب کیا ہے اور کس طرح قول و فعل میں تضاد کو دور کیا جا سکتا ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ دین سے ناواقفیت ،اچھی تعلیم و تربیت کا فقدان، حلال و حرام کی تمیز کا مٹ جانا، سوشل میڈیا اور ڈراموں اور فلموں کا غیر اخلاقی معیار، والدین کا بچوں کو کم عمری میں اسکولز کے حوالے کر دینا، دینی ماحول سے بچوں کو دور رکھنا، کم عمری میں بچوں کے ہاتھوں میں موبائل فون، انٹرنیٹ، لیپ ٹاپ دے دینا بنیادی اسباب ہیں۔ جبکہ ان کے بڑوں کو صرف دنیا کمانے، کاروبار سے اور مادی آسائشیں پوری کرنے سے فرصت نہیں کہ کسی دینی ماحول سے وابستہ ہوں گویا کہ ان کے نزدیک صرف کمانا ہی عبادت ہے اگرچہ وہ حلال ہی ہو باقی سب کام جس میں مال حاصل نہ وہ فضول اور بیکار ہے۔ ویسے بھی زمانے کی تکنیکی ترقی اور نئی نئی ایجادات نے انسانی خواہشات کو بڑھا دیا ہے جبکہ پہلے انسانی ضرورتیں محدود ہوا کرتی تھیں۔

قول و عمل میں تضاد کی ایک اور وجہ باطل عقائد اور اعتقادات ہیں جو اتنے پختہ ہو چکے ہیں کہ غلط طرز عمل کی بنیاد بن جاتے ہیں اسی طرح نفس پرستی اور نفس کی غلامی بھی اس کی وجہ ہے اگر ایمان مضبوط ہو تو نفس پر قابو پایا جا سکتا ہے لیکن اگر نفس کی لگام کو ڈھیلا چھوڑ دیا جائے تو یہ انسان ایسی لغویات میں محو ہو جاتا ہے جو اس کو رحمٰن کا بندہ بننے نہیں دیتا پھر صرف باتیں اور دعوے ہی رہ جاتے ہیں جبکہ عمل کوسوں دور چلا جاتا ہے۔

اب آتے ہیں حل کی طرف تو جاننا چاہیے کہ عمل کی درستگی کے لیے ضروری ہے کہ انسان کی عقل، دل اور نفس کی اصلاح ہو جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (صحیح بخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سن لو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو اور) سن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں بگڑا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔ دل ہی وہ بنیادی عضو ہے کہ اس کا صحیح ہونا ضروری ہے جیسا کے قرآن کریم میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (سورۃ الانفال:2)

'حقیقی مؤمن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جب انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے' اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔"

قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس کی روشنی انسان کو تاریکیوں سے نکال کر نور ہدایت عطا کرتی ہے اور اس کی شخصیت کو نکھارتی ہے پھر اس کے اندر اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور اس کا نفس صالح ہو جاتا ہے پھر وہ کیفیت آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مشیت پر ہر دم راضی رہتا ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک سے اپنا تعلق جوڑے اور اللہ والوں کی صحبت اختیار کرے ایسے لوگ جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد آتی ہو، دنیا ایسی سعید روحوں سے کبھی خالی نہیں ہوئی ایسے لوگ ہر دور میں موجود ہوتے ہیں پھر ان شاءاللہ وہ کیفیت بھی نصیب ہو گی جسے اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں بیان فرمایا:عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا اقرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم قول وفعل کے تضاد سے بچ کر زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں سے محبت کی جو کیفیات بیان فرمائی ہیں، ان کا مصداق ہمیں بھی بنادے کیونکہ یہی انسان کی عظمت کی معراج ہے۔

انسداد سود اور ہماری ذمہ داری

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی یاسین آباد کراچی میں
تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم تعلیم وتربیت محترم جناب خورشید انجم صاحب کے 5 مارچ 2021ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

مسلمانان ہند نے پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر ایک علیحدہ خطہ ارضی حاصل کرنے کی جدوجہد کی کہ ہم وہاں تیرے دین کا بول بالا کریں گے اور شریعت کا نفاذ کریں گے چنانچہ مصور پاکستان 1930ء میں خطبہ الہ آباد میں فرمایا کہ "اگر ہمیں وہ ملک مل گیا اور ایک آزاد مسلمان ریاست قائم ہو گئی تو اسلام کے چہرے پر دور ملوکیت میں جو پردے پڑ گئے ہیں ہم انھیں ہٹا کر صحیح اسلامی تعلیمات کا ایک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے" اور قائداعظم نے اپنی متعدد تقاریر میں فرمایا کہ "ہمارا دستور قرآن ہے اور ہم پاکستان اس لیے چاہتے ہیں کہ عہد حاضر میں اسلام کے اصولِ حریت واخوت ومساوات کا ایک عملی نمونہ پیش کر سکیں۔" لیکن اب کہاں کھڑے ہیں۔ 73 برس بیت گئے لیکن قیام پاکستان کے مقصد کی طرف کوئی مثبت پیش رفت نہیں ہوئی۔ بلکہ الٹی سمت میں ہمارا سفر جاری ہے۔ وہی قانون ہے۔ وہی جاگیرداری اور زمینداری، وہی بے حیائی وعریانی، وہی بینکنگ اور سودی معیشت پر مبنی معاشی نظام، بانیٔ پاکستان نے 1948ء میں سٹیٹ بنک کی عمارت کے افتتاح کے موقع پر فرمایا تھا کہ "ہمیں مساوات اور معاشرتی انصاف کے حقیقی اسلامی تصور پر مبنی ایک معاشی نظام دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا"۔ 1991ء میں وفاقی شرعی عدالت نے "بنک انٹرسٹ" کو ربا یعنی سود قرار دیا لیکن 30 سال ہو گئے ہیں تاخیری حربے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ انھوں نے آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں کہا کہ جس دور میں قرآن نازل ہوا تو وہاں بھی سود کا دور دورہ تھا۔ اس کی ممانعت کے احکامات تدریجاً نازل ہوئے۔ اور آخر میں فرمایا کہ اگر اتنی واضح ہدایات کے باوجود بھی کوئی سود نہیں چھوڑتا تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ گویا ہم 73 سال سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے حالت جنگ میں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایمان اور ربا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے جس طرح عقائد میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے، اسی طرح اعمال میں سب سے بڑا گناہ سود ہے۔ احادیث مبارکہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے سود کے گناہ کی شناعت اور قباحت کو واضح کرنے کے لیے سود کے گناہ کو کہیں ماں کے ساتھ بدکاری کے مترادف قرار دیا اور کہیں ایک درھم سود کو چھتیس بار زنا سے زیادہ گناہ قرار دیا۔ انھوں نے تنظیم اسلامی کے زیراہتمام انسداد سود مہم کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں اور اگر کسی معاملے میں سودی لین دین میں ملوث ہیں تو فوراً اس سے لاتعلقی اختیار کریں لیکن اس کے باوجود بفحوائے حدیث نبوی ﷺ سود کا غبار ہمارے اندر جا رہا ہے، اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس سودی نظام معیشت کے خاتمے کے لیے منظم جدوجہد کریں تاکہ اللہ کا دین یا بالفاظ دیگر خلافت کا نظام قائم ہو سکے اور سود اور سودی غبار سے آزاد معیشت میں ہم زندگی گزار سکیں۔

تدریسی سرگرمیاں

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں رجوع الی القرآن کورس کی تدریس الحمدللہ جاری ہے۔ شعبہ خواتین میں ایک نئے آن لائن کورس "پیغام قرآن" کا آغاز کیا گیا۔ رواں ماہ سنن ترمذی کے تعارف کے موضوع پر خصوصی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ گزشتہ ماہ حضرات وخواتین کے لیے یکم فروری سے ایک نئے کورس " قرآن حکیم سے تعلق بڑھائیں" الحمدللہ جاری ہے۔ مدرسۃ القرآن شعبہ بنات میں بچیوں کے لیے باقاعدہ شعبہ حفظ میں داخلوں کا آغاز کر دیا گیا جس میں داخلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ ماہ 10 تقاریب نکاح منعقد ہوئیں۔ گزشتہ ماہ خطبات جمعہ میں "اسرائیل نامنظور" اور "انسان کی حقیقت اور عظمت" کے موضوعات پر خطبات ہوئے۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد میں الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس کی تدریس جاری ہے۔ 64 طلبہ وطالبات کورس میں شریک ہیں۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ ومدرسۃ البنین والبنات میں بھی تدریس الحمدللہ جاری ہے جبکہ شعبہ حفظ میں آسان ترجمہ قرآن، تلاوت وسماعت اور مطالعہ برائے حکایات صحابہؓ کا بھی اہتمام ہے اس کے علاوہ شعبہ حفظ کے طلبہ کو 40 مسنون دعائیں اور 40 احادیث مبارکہ یاد کرانے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

قرآن اکیڈمی کورنگی

قرآن اکیڈمی کورنگی میں رجوع الی القرآن کورس میں تدریس کا سلسلہ الحمدللہ جاری ہے۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ البنین والبنات میں بھی تدریس کا عمل بخوبی جاری ہے۔ مدرسۃ البنات تربیتی کلاس بعنوان "جھوٹ کے نقصانات "منعقد ہوئی۔ خواتین کا ماہانہ درس "اسلام میں حیا کی اہمیت اور اس کے تقاضے" کے عنوان سے منعقد ہوا۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس کی تدریس جاری ہے۔ اس ماہ بچوں اور بچیوں کے لیے تربیتی کورس کا اختتام ہوا۔ مسجد جامع القرآن میں خطاب جمعہ میں قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا مطالعہ جاری ہے الحمدللہ اس اجتماع میں 400 افراد شریک ہوتے ہیں۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و

ناظرہ میں بچوں کی ماہانہ جائزہ رپورٹ دینے کے لیے بچوں کے والدین کے ساتھ نشست ہوئی جس میں بچوں کی تربیت اور ہماری ذمہ داری کے موضوع پر مدیر ادارہ جناب ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب نے گفتگو فرمائی۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد میں رجوع الی القرآن کورس کی تدریس الحمدللہ جاری ہے۔ دوپہر کے اوقات میں مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ وناظرہ جاری ہے۔ شام میں بالغان کے لیے قاعدہ وناظرہ جاری ہے۔ دوپہر میں منتخب نصاب آن لائن کلاس اور اتوار ویک اینڈ کورس (عقیدہ وفقہ) میں الحمدللہ تدریس جاری ہے۔ اتوار کے دن بچوں اور بچیوں کے لیے مطالعہ قرآن حکیم کی تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔

قرآن مرکز لانڈھی

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ میں ناظرہ و قاعدہ میں تدریس الحمدللہ جاری ہیں۔ قرآن مرکز لانڈھی میں الحمدللہ جمعہ کے دن بعد نماز عشاء 15 روزہ درس قرآن جاری ہے۔ اس کے علاوہ تجوید القرآن کورس اور آسان عربی گرامر کورس کی تدریس کا سلسلہ بھی الحمدللہ قائم ہے۔

دی ہوپ اسلامک اسکول

دی ہوپ اسلامک اسکول میں جماعت پنجم تا ہشتم میں Open Book امتحان کا انعقاد کیا گیا۔ اسی طرح First Term کے امتحانات کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

نوٹ: دی ہوپ اسلامک اسکول میں عربی اور English Language، فزکس اور ریاضی کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔

حکمت و دانش

یہ امر واقعہ ہے کہ غیبی حقائق کے جاننے کا ذریعہ عقلِ انسانی نہیں ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام ہیں، جنہوں نے خدا، آخرت اور غیب کے متعلق عقائد کی تعلیم انسانوں کو دی ہے، وہ ہرگز یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ یہ غیر معمولی علم انہیں تعقل، تفکر یا اشراق (Illumination) کے ذریعے سے حاصل ہوا ہے، درحقیقت اس میدان میں عقل عاجز ہے۔ انسانی زندگی کے لیے غرض وغایت مقرر کرنا، خیر وشر کے لیے ابدی معیار متعین کرنا، انسانی معاشرے کے لیے ضابطہ حیات تجویز کرنا، یہ تمام امور طے کرنا کسی انفرادی یا اجتماعی عقل کے بس کی بات نہیں، جس کی درماندگی اور نارسائی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ صرف علیم وخبیر مقتدر ہستی اللہ تعالیٰ ہی یہ تمام تقاضے پورے کرسکتا ہے۔ اسی لیے عالمِ انسانیت کی صلاح وفلاح اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون کی پیروی سے وابستہ ہے۔ قانونِ الٰہی کی مخالفت میں انسانیت کا خسران وخسارہ ہے۔

بحوالہ: مغربی فلسفہ تعلیم از پروفیسر سید محمد سلیمؒ

خصوصی محاضرات

قرآن اکیڈمی ڈیفنس: گزشتہ ماہ "ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری" اور "انجمن خدّام القرآن اور تنظیم اسلامی کا باہمی ربط" کے موضوعات پر خصوصی محاضرات کا انعقاد کیا گیا جس میں عالمی مبلغ تحفظ ختم نبوت جناب مولانا عبدالحئ صاحب اور امیر تنظیم اسلامی و نگران انجمن جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے تدریس کے فرائض انجام دیے۔ اسی طرح فکر اسلامی کے تحت "منہج انقلاب نبوی ﷺ" کے موضوع پر مدیر تعلیم انجمن خدّام القرآن سندھ جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نے گفتگو فرمائی۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد: گزشتہ ماہ "ابلیس کی مجلس شوریٰ"، "انجمن خدّام القرآن اور تنظیم اسلامی کا باہمی ربط"، "تزکیہ نفس" اور "تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری" کے موضوعات پر خصوصی محاضرات کا انعقاد کیا جس میں مدیر تعلیم انجمن خدّام القرآن سندھ جناب ڈاکٹر محمد الیاس، امیر تنظیم اسلامی پاکستان جناب شجاع الدین شیخ صاحب، استاذ قرآن اکیڈمی یٰسین آباد جناب محمد ارشد صاحب اور عالمی مبلغ تحفظ ختم نبوت جناب مولانا عبدالحئ صاحب نے تدریس کے فرائض انجام دیے۔ اسی طرح فکر اسلامی کے تحت "منہج انقلاب نبوی ﷺ" کے موضوع پر مدیر تعلیم انجمن خدّام القرآن سندھ جناب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نے گفتگو فرمائی۔

قرآن اکیڈمی کورنگی: گزشتہ ماہ خصوصی محاضرات کے تحت "گھر میں دعوت کا کام کیسے؟ اور تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری" کے موضوعات پر لیکچرز منعقد ہوئے جبکہ فکر اسلامی کے تحت مسلمان خواتین کے دینی فرائض، قرآن حکیم اور جہاد فی سبیل اللہ کے موضوعات پر لیکچرز کا انعقاد کیا گیا جس میں تدریس کے فرائض مدیر قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر جناب ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب، عالمی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت جناب مولانا عبدالحئ صاحب، صدر انجمن خدّام القرآن سندھ جناب انجینئر نعمان اختر صاحب اور ناظم تعلیم قرآن اکیڈمی ڈیفنس جناب محمد نعمان صاحب نے ادا کیے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر: گزشتہ ماہ خصوصی محاضرات کے تحت "تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری" "گھر میں دعوت کا کام کیسے؟" اور "میرا گھر میری ذمہ داری" پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد: گزشتہ ماہ خصوصی محاضرات میں "تنظیم اسلامی اور انجمن خدّام القرآن کا باہمی ربط" اور "عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری" پر لیکچرز منعقد ہوئے جبکہ فکر اسلامی کے تحت "احیائی عمل کے تین گوشے" اور "منہج انقلاب نبوی ﷺ" کے موضوعات پر لیکچرز منعقد کیے گئے۔

شعبہ سمع و بصر

قرآن فورَم:

قرآن فورَم کے عنوان سے جاری ٹاک شو میں قرآنِ حکیم کی ان تمام آیات کو زیرِ گفتگو لایا جاتا ہے جن کا آغاز یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا سے ہوتا ہے۔ اس پروگرام میں جناب محمد نعمان صاحب میزبانی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں جبکہ امیر محترم و نگرانِ انجمن جناب شجاع الدین شیخ صاحب بطور مہمان شریک ہوتے ہیں۔ یہ پروگرام میٹرو وَن نیوز چینل پر ہر جمعہ دوپہر 1 بجے نشر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی کے آفیشل فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل پر بھی ہر ہفتہ رات 8 بجے باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ ماہِ فروری 2021ء میں درجِ ذیل موضوعات پر پروگرام ریکارڈ کیے گئے:

عہد کی پاسداری (سورۃ المائدہ آیت 1 کی روشنی میں)	نکاح اور طلاق کے احکام – حصہ اول (سورۃ الاحزاب آیت 49 کی روشنی میں)
امانت کی ادائیگی (سورۃ الانفال آیت 27 کی روشنی میں)	

سلسلہ وار درسِ قرآن:

جناب شجاع الدین شیخ صاحب کا سلسلہ وار درسِ قرآن ہر اتوار سہ پہر 3 بجے قرآن اکیڈمی کے آفیشل فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل پر نشر کیا جاتا ہے۔ گزشتہ ماہ درجِ ذیل موضوعات پر دروسِ قرآن ریکارڈ کر کے نشر کیے گئے:

سورۃ الطلاق آیات 3 تا 5	سورۃ الطلاق آیات 6 تا 12	سورۃ التحریم آیات 1 تا 5	سورۃ التحریم آیات 6 تا 7

تذکیر... برائے رفقائے تنظیمِ اسلامی:

رفقائے تنظیم اسلامی کے لیے جناب شجاع الدین شیخ صاحب کی جانب سے "تذکیر" کے عنوان سے مختصر پیغام پر مشتمل ویڈیوز کے سلسلہ میں گزشتہ ماہ رفقائے تنظیمِ اسلامی کے مطلوبہ اوصاف کے ضمن میں "پانچواں وصف: دینی علم میں اضافہ" ریکارڈ کر کے مرکز ارسال کیا گیا۔

لیکچر برائے تربیتی کورسز:

تنظیم اسلامی کے تحت ہونے والے مختلف تربیتی کورسز کے لیے درجِ ذیل موضوعات پر جناب شجاع الدین شیخ صاحب کے لیکچرز کی ویڈیو ریکارڈنگز مرکز ارسال کی گئیں:

مسلکی و فقہی اختلافات – حدود و آداب (1 گھنٹہ)	فضائلِ دعوت و نظامِ دعوت (1 گھنٹہ)	جہاد فی سبیل اللہ (2 گھنٹے)

دینِ اسلام کے تقاضے اور لائحہ عمل:

تنظیم اسلامی کے تحت طیبہ مسجد کورنگی اور دی وینیو بینکوئیٹ گلستانِ جوہر میں منعقد ہونے والے خطابِ عام بعنوان "دینِ اسلام کے تقاضے اور لائحہ عمل" میں شعبہ کی جانب سے درجِ ذیل معاونت فراہم کی گئی:

Promo کی تیاری	SMD اسکرین کا انتظام	Animations، ویڈیو کلپس اور پریزنٹیشن کی تیاری
ساؤنڈ سسٹم کا انتظام	پروگرام میں کلپس علیحدہ کر کے بول چینل کو فراہم کیے گئے	

اسرائیل نامنظور:

اسرائیل نامنظور کے عنوان سے کراچی پریس کلب پر ہونے والے مظاہرہ کی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی۔ بعد ازاں مظاہرہ کی تصویری جھلکیاں، امیر محترم کے خطاب کی مکمل ویڈیو اور مظاہرہ کے کلپس پر مشتمل ویڈیو تیار کر کے مرکز ارسال کی گئی اور سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی۔

خصوصی آن لائن لیکچر:

دی ڈائیلاگ سوسائٹی کے تحت شجاع الدین شیخ صاحب کے ڈیڑھ گھنٹے پر مشتمل لیکچر بعنوان "Love, Instinct, Passion & Commitment" کو آن لائن ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

خطباتِ جمعہ :

ماہِ فروری 2021ء میں جامع مسجد شادمان میں ہونے والے درج ذیل موضوعات پر خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگز مرکز ارسال کی گئیں:

وضاحتِ دین بزبانِ نبی کریم ﷺ — معراجِ مصطفیٰ ﷺ — مرضی بندہ کی نہیں، رب کی!

عقیدۂ آخرت کے اثرات --- سقوطِ خلافت

روشنی (ریڈیو پاکستان):

ریڈیو پاکستان پر روشنی کے عنوان سے نشر ہونے والے پروگرام کے لیے جناب شجاع الدین شیخ صاحب کے متفرق موضوعات پر 2 آڈیوز ریکارڈ کر کے ریڈیو پاکستان کو فراہم کی گئیں۔

حافظ انجینئر نوید احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مرتب کردہ ترجمہ برائے تدریسِ قرآن حکیم

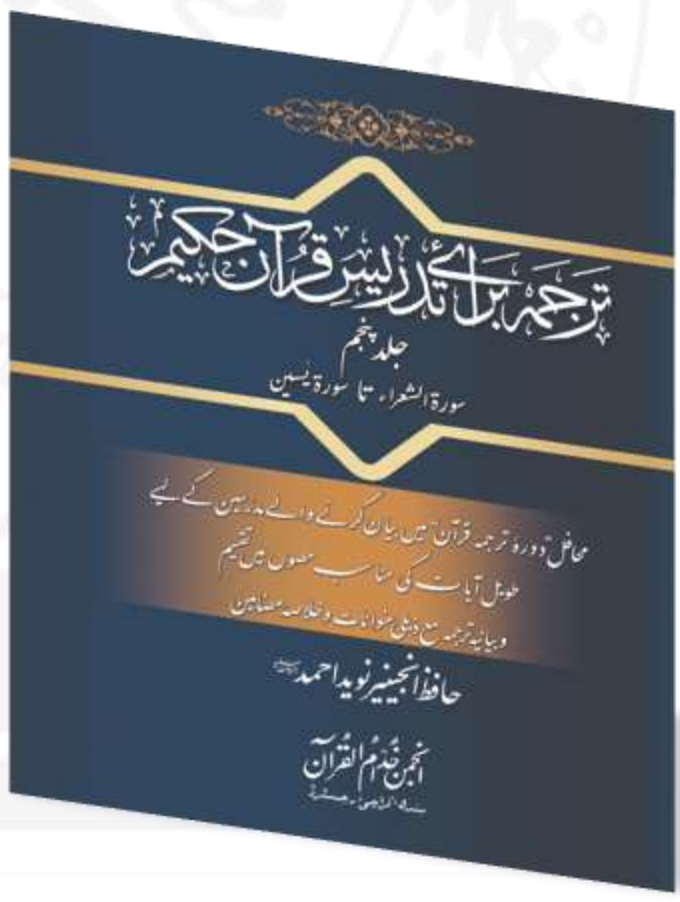

اغراض و مقاصد انجمن خدام القرآن، سندھ، کراچی

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصد و منبع ایمان اور سرچشمہ یقین قرآنِ حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے اور اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبہ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض و مقاصد:

☆ عربی زبان کی تعلیم و ترویج؛

☆ قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق؛

☆ علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت؛

☆ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلّم و تعلیمِ قرآن کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیں اور

☆ ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔